OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: ***Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.***

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
January-March-2023
Vol: 8, Issue: 29
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

اشیائے خوردونوش میں الکحل وخنزیر کے استعمال سے متعلق تحقیق وشرعی احکام

The Research and Commandments of Sharia about the Usage of Alcohol and Flesh of Pig in the Edibles

Ahsan Younas
PhD Scholar, Islamic Studies, Punjab University Lahore, Pakistan:
ahsany136@gmail.com

Man is composed of a physical structure and within is the soul. Soul is nurtured and developed by the physique and other physiological phenomena. Islam is very mindful about the spiritual demands that are entailed with the corporeal requirements. Only a healthy body can possess a soul or mind that may cause some valuables for an individual and for a nation afterwards. Islam bestowed upon the follower the liberty towards all the edibles, but to avoid the things that are injurious to human body and soul. To take alcohol and flesh of pig as food, as all the physical sciences have investigated, are very harmful and devastating for not only physical health but would cause a very destructive spiritual disorder in human morality. This paper presents an analytical study of the Islamic commandments that can be helpful in the avoidance of the usage of the injurious products with alcohol and pig as food elements.

Keywords:Physiological Phenomena, Edibles, Alcohol and Flesh of Pig

انسان کی زندگی میں غذا کی سب سے زیادہ اہمیت ہے، کیونکہ اسی پر اس کے جسمانی تحفظ اور ذہنی وروحانی صحت کا دارومدار ہے۔انسان کی نجی زندگی پر بھی،انسان کی اجتمائی زندگی پر بھی خوراک کا اثر ہوتا ہے اور اجتماعی زندگی پر بھی،عبادات میں بھی اس کا دخل

ہے اور اخلاقیات پر بھی، خوراک سے آدمی کا عمل بھی متاثر ہوتا ہے اور اس کا زاویہ فکر و نظر بھی، اچھی غذا سے اچھا خون اور گوشت تیار ہوتا ہے اور اچھے خون اور غذا سے اچھا انسان تعمیر ہوتا ہے، پاک غذا سے انسان کا باطن پاک ہوتا ہے۔

اسلام نے غذائی حلت و حرمت پر بہت زور دیا ہے، اسلام صرف پاکیزہ چیزوں کو انسانوں کے لئے درست قرار دیتا ہے اور گندی اور ناپاک چیزوں کے استعمال سے روکتا ہے، اس لیے ہمیں غیر حلال اور خبیث اشیاء کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے، اسلام چونکہ خنزیر اور شراب نوشی سے سختی سے منع کرتا ہے، لیکن صد افسوس کہ یہی دو چیزیں آج ہماری اشیاء خورد و نوش میں سب سے زیادہ استعمال ہو رہی ہیں، لہذا ان دونوں پر اب ہم مفصل کلام کرتے ہیں تا کہ ان دونوں سے پرہیز کر کے ہم اپنی دنیا و آخرت کو مزین کر سکیں، اولا الکحل کے بارے میں پھر خنزیر پر تحریر کروں گا، اللہ پاک میرے قلم میں قوتِ حق پیدا فرمائے۔

کسی چیز کے مسکر ہونے کا عام معنی یہ ہے کہ اس کے استعمال سے انسانی عقل اپنی حالت اصلی پر برقرار نہ رہے، اور وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے اور اس حالت میں انسان کو کچھ علم نہ ہو کہ وہ کیا بول رہا ہے، جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے:

انه من يختلط كلامه و يصير غالبه الهزيان [1]

"وہ شخص جو اپنے کلام کو خلط ملط کر دے اور وہ کثرت سے فضولیات کہنا شروع کر دے"

نشہ آور اشیاء کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں۔

جامد مسکرات مائع مسکرات

خشک مسکرات میں وہ تمام اشیاء شامل ہیں جن میں جامد یعنی خشک صورت میں نشہ پایا جاتا ہے، جیسے مورفین، کوکین، چرس اور افیون وغیرہ، جامد مسکرات کا اتنا قلیل استعمال کہ انسان کی عقل برقرار رہے حرام نہیں، البتہ اتنی مقدار کا استعمال کہ انسانی عقل متزلزل ہو جائے، تو یہ تمام اشیاء بوجہ سکر حرام ہوں گی۔

علامہ شامی لکھتے ہیں:

يقول في غيره من الاشياء الجامدة المضرة في العقل او في غيره ، يحرم تناول القدر المضر منها دون القليل النافع لان حرمتها ليس ليست لعينها بل لضررها -[2]

"خشک نشہ آور اشیاء تمام فقہائے کرام کے نزدیک نجس و ناپاک نہیں ہیں"

[1] محمد امین ابن عابدین شامی، رد المحتار علی الدرر المختار (دار عالم الکتب، الریاض 1423ھ) 10/34

Muhammad Amin Ibn e Abdin Shāmī, Radd-al-Muhtār Ala Durr-al-Mukhtār, (Dār al-Alam al-kotob, Riadh,1423), 10/34

[2] ابن عابدین شامی، رد المحتار علی الدرر المختار، 10/40

Ibn e Abdin Shāmī, Radd-al-Muhtār Ala Durr-al-Mukhtār, 10/40

جیسا کہ التنبیہ علی مبادی التوجیہ میں ہے:

فاما الجمادات فجمیعہا طاہر الا الخمر وما فی معناہ عند مالک رحمہ اللہ ۔[3]

علامہ عبدالحمید الشروانی لکھتے ہیں:

فالجماد کلہ طاہر الا ما نص الشارع علی نجاستہ وہو ما ذکرہ المصنف بقولہ کل مسکر مائع۔[4] "خشک نشہ آور اشیاء کا کاروبار وخرید وفروخت کسی جائز مقصد یا ضرورت کے تحت جائز ہے، البتہ کسی ناجائز مقصد کے لیے ان کا کاروبار حلال نہیں ہے، جیسے دواسازی وغیرہ کے لیے افیون کا استعمال جائز ہے، البتہ مسکر مصنوعات کی تیاری کے لئے خام مال کا کاروبار جائز نہیں"[5]

سیال نشہ آور اشیاء سے مراد وہ مسکرات ہیں جن میں مائع حالت میں نشہ ہوتا ہے، مثلاً وائن، شراب، بئر وغیرہ۔

اس حوالے سے فقہاء کرام کی دو مشہور آراء ہیں، ایک جمہور علماء اور دوسری علماء احناف کی رائے ہے

فقہاءِ جمہور کا موقف

فقہاءِ جمہور کے نزدیک تمام مائع مسکرات "خمر" کے مصداق میں داخل ہیں، لہذا تمام مائع اشیاءِ مسکرات کا استعمال حرام ہے ۔

عن عمر، قال:" نزل تحریم الخمر یوم نزل وهي من خمسة اشیاء: من العنب، والتمر، والعسل، والحنطة، والشعیر، والخمر ما خامر العقل ۔ [6]

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شراب کی حرمت کے نزول کے وقت شراب پانچ اشیاء: انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو سے تیار کی جاتی تھی، اور خمر اسے کہاجاتا ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے"

---

[3] ابو الطاہر ابراہیم بن عبدالصمد، التنبیہ علی مبادی التوجیہ (دار ابن حزم، بیروت لبنان 1428ھ) ج1، ص228

Abu Tahir Ibrahīm bin Abd al-Samad, Al-Tambih Ala Mobadī al-Touhīd, (Dār Ibn e Hazam, Beruit,1428H), 1/228

[4] عبدالحمید الشروانی، تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج (مطبعہ مصطفی محمد س ن) ج1، ص287

Abdul Ḥameed al-Sharīwānī, Tuhfat al-Muhtaj beSharīh al-Minhāj, Mustafa Muhammad, N,D)1/287

[5] عارف علی شاہ، الکوحل سے متعلق شرعی احکام (شعبہ شرعی تحقیق، سنحا پاکستان 2021ء) ص18

Arif Ali Shah, Al-Cohol sy Motalaq Sharī Ahkām, Shoba Sharīī Tahqīq, SahnaPakistan, 2021) p 18

[6] ابو داؤد سلیمان بن اشعث، سنن، (دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض 1420ھ) رقم الحدیث 3669

Ibn Abu Daud Sulaiman bin ashath, Sunan, (Dār al-Salām, Riaz.1420 H) Ḥadīth No. 3669

جمہور فقہاء ان احادیث کو دلیل بناتے ہوئے کہتے ہیں، معلوم ہوا کہ تمام مائع اشربہ کا استعمال سخت حرام ہے۔

ابن قدامہ مقدسی لکھتے ہیں:

والخمر نجس لقول الله تعالیٰ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْأَنصَابُ وَ الْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ ۔[7] ولانه يحرم تناوله من غير ضرر فكان نجسا كالدم والنبيذ مثله ،[8] لان النبی صلی الله علیه وسلم قال كل مسكر خمر و كل خمر حرام ۔[9]

"شراب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے حرام ہے (تحقیق شراب، جوا، منصوب شدہ بت، اور فال کے تیر تمام ناپاک اور شیطانی کام ہیں، لہذا ان سے پرہیز کیا کرو) اور شراب کا بغیر نقصان پہنچانے کے تناول کرنا بھی حرام ہے، گویا یہ خون کی طرح ناپاک ہے، اور نبیذ بھی اسی کی مثل ہے، کیونکہ نبی پاک ﷺ ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور شے خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے"

المغنی لابن قدامہ میں ہے:

والخمر نجسة ، فی قول اہل العلم ، لان الله تعالیٰ حرمہا لعینہا ، فكانت نجسة كالخنزير ۔[10]

"خمر یعنی شراب نجس اور ناپاک ہے، کثیر اہل علم کا یہی قول ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو اس کے عین یعنی ذات کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے، لہذا یہ خنزیر کی طرح ناپاک اور گندی ہوگی"

فقہاءِ احناف کا موقف

فقہ حنفی کے مطابق مائع مسکرات کی تین اقسام ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

خمر (شراب) الطلاء ، نقيع التمر ، نقيع الذبيب ۔

مذکورہ چار کے علاوہ شہد، انجیر، گندم، جو، چاول وغیرہ سے بننے والے نشہ آور امشروبات۔

---

[7] المائدہ 5:90 Al-Qurān, 5: 90

[8] عبد اللہ ابن قدامہ، مقدمہ الکافی فی فقہ الامام احمد بن حنبل (دار الکتب العلمیہ، بیروت ط اول 1414ھ) 4/104
Abdullah ibn e Qudama, Moqadma al-Kāfī fī Fiqh al-Imam Ahmad bin Hanbal, Dār al-Kotob al-Ilmia,Beruit, 1st Edition, 1414 H) 4/104

[9] مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الاشربہ ،ح 5218
Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Kitāb al-Ashriba, Ḥadīth No 5218

[10] عبد اللہ بن احمد ابن قدامہ، المغنی (دار عالم الکتب، الریاض، طبع ثالث 1418ھ) ص 514
Abdullah bin Ahmad bin Qudama, al-Mughni, Dār al-Alam al-kotob, Riadh,1418),p514

پہلی قسم خمر (شراب)

وہ شراب جس کا بیان اس آیت میں ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔ [11]

"اے ایمان والو! تحقیق شراب، جوا، منصوب شدہ بت، اور فال کے تیر تمام ناپاک اور شیطانی کام ہیں، لہذا ان سے پرہیز کیا کرو"

خمر کی تعریف

الخمر : وہو النیئ من ماء العنب اذا غلی واشتد و قذف ای رمد بالذبد ای الرغوۃ[12]

"خمر: یعنی شراب انگور کے کچے رس (ماء العنب) کو بغیر پکائے اور بغیر کوئی چیز ملائے اس طرح حالت اصلی پر چھوڑ دیا جائے کہ اس میں ابال (بلبلے) پیدا ہو جائے، ذائقے میں تیزی (شدت) آجائے اور جاگ چھوڑنے لگے"

خمر کے شرعی احکام

خمر (شراب) کا ہر قسم کا استعمال حرام ہے۔

(و حرم قلیلہا و کثیرہا) بالاجماع (لعینہا) ای لذاتہا و فی قولہ تعالیٰ (إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ) عشر دلائل علی حرمتہا. وہی نجسة نجاسته مغلظة کالبول[13]

"شراب قلیل ہو یا کثیر، ہر صورت اپنے عین کی وجہ سے حرام ہے، اس پر اجماع امت بھی موجود ہے، اور اللہ تعالیٰ کے فرمان (بیشک شراب اور جوا حرام ہے) اس آیت میں شراب کی حرمت پر دس کے قریب دلائل موجود ہیں، خمر نجس ہے، اور یہ پیشاب کی طرح ہی نجاست غلیظہ ہے"

خمر کا کاروبار اور ہر قسم کی خرید و فروخت حرام ہے. جیسا کہ در مختار میں ہے:

لا یجوز بیعہا[14] لحدیث مسلم (إنَّ الَّذي حرَّمَ شربَها حرَّمَ بيعَها) [15]

---

[11] المائدہ 5:90 — Al-Qurān, 5: 90

[12] محمد بن علی الحصکفی، الدر المختار (دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، طبع اول 1423ھ) ص 676

Muhammad bin Ali al-Ḥaskafī, al-Durr-al-Mukhtār, (Dār al-Kotob al-Ilmia,Beruit, 1st Edition, 1423 H) p676

[13] ایضاً — ibid

[14] الحصکفی، الدر المختار، ص 676

al-Ḥaskafī, al-Durr-al-Mukhtār, p676

"شراب کا کاروبار جائز نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جن مشروبات کو نوش کرنا حرام ہے اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہوگی"

دوسری قسم: خمر کے علاوہ الطلاء ، نقیع التمر اور نقیع الذبیب

الطلاء

ما طبخ میں ماء العنب حتی ذہب ثلثاہ و بقی ثلثه و صار مسکرا ۔ [16]

"انگور کا جوس اس قدر پکایا جائے کہ اس کا دو تہائی معدوم ہو جائے اور صرف تیسرا حصہ باقی رہ کر وہ مسکر ہو جائے"

نقیع التمر

وہو النیئ ماء الرطب اذا اشتد و قذف بالذبد ۔[17]

"کھجور کے اس کچے شیرے کو کہتے ہیں، جسے پانی میں اتنے لمبے عرصے تک رکھا جائے کہ گاڑھا ہو کر اس میں سکر پیدا ہو جائے"

نقیع الذبیب

وہو النیئ من ماء الذبیب بشرط ان یقذف بالذبد بعد الغلیان ۔[18]

"کشمش کو پانی میں اتنے لمبے عرصے تک رکھنا کہ اس میں جمود اور ابال پیدا ہو کر نشہ آجائے"

الطلاء ، نقیع التمر ، نقیع الذبیب کا حکم شرعی۔

فقہ حنفی میں ان تینوں کا حکم خمر کا ہی ہے، جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

- مذکورہ تینوں مشروبات مثل خمر حرام ہیں۔
- مذکورہ تینوں شرابیں مثل خمر ناپاک یعنی نجس بھی ہیں۔
- مذکورہ تینوں شرابوں کی خرید و فروخت، کاروبار خمر (شراب) کی طرح حرام ہے۔[19]

---

[15] احمد بن شعیب النسائی، سنن النسائی (دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض 1420ھ) ح 4668

Ahmad bin Shoaib Nisai, Sunan, (Dār al-Salam, Riaz.1420 H), Ḥadīth No. 4668

[16] الحصکفی، الدر المختار، ص 677

al-Ḥaskafi, al-Durr-al-Mukhtār, p677

[17] الحصکفی، الدر المختار، ص 677

al-Ḥaskafī, al-Durr-al-Mukhtār, p677

[18] ایضاً

Ibid

تیسری قسم

اس سے مراد وہ تمام شرابیں ہیں، جو مذکورہ (نقیع التمر، نقیع الذبیب، خمر اور طلاء) میں سے نہ ہوں، مثلاً گندم، چاول، جو، شہد اور انجیر وغیرہ سے تیار کردہ مشروبات، جن میں نشہ کا امکان ہو۔

شرعی احکام

حلت وحرمت: کھجور اور انگور سے تیار کردہ چار مشروبات کے علاوہ دیگر مائع مسکرات کا استعمال امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے نزدیک جائز ہے، بشرطیکہ وہ مشروبات نشہ آور نہ ہوں، نیز ان مشروبات کا پینا تقویت جسمانی کے لیے ہو، لہوولعب کے لیے نہ ہو۔ جیسا کہ درمختار میں ہے:

والحلال مہنا اربعة انواع : الاول (نبيذ التمر والزبيب ان طبخ ادنى طبخة يحل شربه (و ان اشتد) وہذا (اذا شرب) منه (بلا لہو و طرب) فلو شرب للہو فقليله و كثيره حرام (و ما لم يسكر) فلو شرب ما يغلب على ظنه انه مسكر فيحرم ، لان السكر حرام فی كل شراب ۔[20]

"ان میں سے حلال چار قسم کی ہیں: پہلی (کھجور اور کشمش کی شراب، اگر تھوڑی دیر پکائی جائے تو اس کا پینا جائز ہے اور اگرچہ وہ شدید ہو) اور یہ اس صورت میں حلال ہے جب لہوولعب کے لیے نہ پیے، اور اگر کھیل کود کے لیے پیتا ہے تو قلیل و کثیر دونوں صورتوں میں حرام ہے اگر اس اپنے گمان کے مطابق اسے نشہ آور خیال کر کے پیا تو بھی وہ حرام ہوگی، کیونکہ سکر (یعنی نشہ آور) ہونا ہر طرح کے مشروب کو حرام کر دیتا ہے"

امام محمد نے ان تمام مشروبات کو حرام قرار دیا ہے، خواہ ان کی مقدار قلیل ہو یا کثیر، نشہ آور ہوں یا غیر نشہ آور، جیسا کہ الدرالمختار میں ہے:

(و حرمہا محمد) ای الاشربة المتخذة من العسل والتين و نحوہما ، قاله المصنف (مطلقاً) قليلہا و كثيرہا ۔[21]

---

[19] عارف علی شاہ، مفتی، الکوحل سے متعلق شرعی احکام، ص 29
Arif Ali Shah, Al-Cohol sy Motalaq Sharī Ahkām, p 29

[20] الحصکفی، الدرالمختار، ص 677
al-Ḥaskafī, al-Durr-al-Mukhtār, p677

[21] ایضاً
Ibid

نجاست وطہارت: کھجور اور انگور سے تیار کردہ دیگر مائع مسکر مشروبات امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک نجس نہیں،البتہ امام محمد نجس کے قائل ہیں۔[22]

خرید وفروخت: امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک کھجور اور انگور سے تیار کردہ مزکورہ چاروں شرابوں کے علاوہ دیگر مائع مسکرات کا کسی جائز مقصد یا حاجت ضروریہ کے تحت کاروبار اور خرید وفروخت جائز ہے،البتہ ناجائز مقاصد کے لئے جائز نہیں،امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک کسی بھی صورت میں ان کی خرید وفروخت جائز نہیں ہے۔[23]

الکحل کی تعریف

الکحل ایک مادہ ہے جو تمام نشہ آور اشیاء میں پایا جاتا ہے بلکہ اسے یوں کہا جائے کہ وہ مادہ جو کسی شی میں نشہ پیدا کرے اسے الکحل کہتے ہیں۔ مثلاً شراب کے اندر انگور بھی ہے پانی بھی ہے اور اجزاء بھی ہیں مگر وہ چیز جو اس میں نشہ پیدا کر رہی ہے اس کا نام الکحل ہے۔[24]

الکحل کی اقسام

الکوحل کی بہت ساری قسمیں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

l alcohol ,Butanol mannitol,butyl alochol ,Pentanol ,Amyl isopropy،Methanol, erythritol

Alochol ethanol, Cetyl Alochol, ethylene glycol , propylene glycol, glycerol, erythritol , threitol ,

xylitol ,sorbitol ,volemitol,allyl alochol,geraniol ,propargy,.[25]

ان تمام اقسام میں صرف ایتھائل الکوحل یا ایتھانول الکوحل حرام ہے،یہاں اسی سے متعلق شرعی بحث کی جائے گی۔

ایتھائل الکحل یا ایتھانول الکحل کی تعریف

Alochol occours naturally when vegetables,fruits, and grains exposed to bacteria in the air

fermentation .[26]undergo the process of

---

[22] عارف علی شاہ، الکوحل سے متعلق شرعی احکام، ص30
Arif Ali Shah, Al-Cohol sy Motalaq Sharī Ahkām, p 30

[23] عارف علی شاہ، الکوحل سے متعلق شرعی احکام، ص31،30
Arif Ali Shah, Al-Cohol sy Motalaq Sharī Ahkām, p 30

[24] https://en.m.wikipedia.org/wiki/Alcohol

[25] ibid

یہ ایک ایسا مسکر کیمیائی مادہ ہے، جو مختلف سبزیوں، پھلوں اور اناج وشکر وغیرہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔

الکحل کے حصول کے ذرائع

الکحل کے حصول کے ذرائع کے دو ذرائع ہیں۔

قدرتی ذرائع مصنوعی ذرائع

قدرتی ذرائع سے حاصل ہونے والا ایتھائل الکحل

جدید تحقیق کے مطابق ایتھائل الکحل کے حصول کے قدرتی ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

- تمام اناج مثلاً مکئی، گندم، جو، چاول وغیرہ۔
- تمام پھل، مثلاً انگور، کھجور، سیب، گنا وغیرہ۔
- سبزیاں، مثلاً شلغم، گاجر، چکندر وغیرہ۔
- درختوں کے وہ چھلکے جن میں نشاستہ Cellulose پایا جاتا ہے، جو کہ شوگر میں تبدیل ہو سکتا ہے، البتہ اس سے الکوحل کے حصول کا عمل مشکل اور مہنگا ہوتا ہے۔[27]

الکحل کی مختلف اقسام کی متعدد خصوصیات ہیں، تاہم انسانی استعمال سے متعلق الکحل کی دو صفات ایسی ہیں جن سے شریعت کے احکامات متعلق ہیں:

ایک اس کا مسکر یعنی نشہ آور ہونا دوسرا اس کا مضر یعنی نقصان دہ ہونا

اب ہم دونوں کے شرعی احکامات بیان کرتے ہیں۔

مضر الکحل سے متعلق شرعی احکام

الکوحل کی وہ قسمیں جو نشہ آور نہیں، لیکن انسانی جسم کے لئے نقصان دہ ہیں مثلاً میتھائل الکحل وغیرہ ان کا حکمِ شرعی درج ذیل ہے۔

حلت وحرمت:

---

[26] http://www.encyclopedia.com/education/applied-and-social-sciences

[27] عارف علی شاہ، الکوحل سے متعلق شرعی احکام، ص 35
Arif Ali Shah, Al-Cohol sy Motalaq Sharī Ahkām, p 35

غیر مسکر، مضرِ صحت، الکحل کا کسی ضرورت کے تحت اتنی کم مقدار میں استعمال جائز ہے، جو صحت کے لیے نقصان دہ نہ ہو، البتہ اتنی زیادہ مقدار کا استعمال جو باعث ضرر ہو تو وہ ضرر کی وجہ سے ممنوع ہے، ضرر کی بناء پر اس لیے حرام ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۔[28]

"اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو، اللہ سے ڈرتے ہوئے اور رحمت کی امید رکھتے ہوئے اس سے دعا کرتے رہا کرو، بیشک اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے بہت قریب ہوتی ہے"

وعن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال ، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملعون من ضار مؤمنا أو مكر به ۔ [29]

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ملعون ہے وہ شخص جو کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر و فریب کرے"

قرآن مجید کی آیت اور احادیث سے معلوم ہوا نقصان دہ الکحل خود استعمال کرنا یا مصنوعات وغیرہ میں ڈال کر لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنا اپنی دنیا و آخرت تباہ کرنے کے مترادف ہے۔

غیر مسکر مضر صحت الکحل تمام فقہائے کرام کے نزدیک ناپاک نہیں، خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر، جیسا کہ ردالمختار میں ہے:

والحاصل انه لا يلزم من حرمة الكثير المسكر حرمة قليله ولا نجاسته مطلقاً ۔[30]

"حاصل کلام یہ ہے کہ مسکر اشیاء کی زیادہ مقدار کا حرام ہونا اس کی تھوڑی مقدار کے حرام ہونے کو لازم نہیں اور نہ ہی وہ اس کے نجس و ناپاک ہونے کو لازم ہے"

غیر مسکر مضر صحت الکحل کا کسی جائز مقصد یا ضرورت کے لئے کاروبار اور بیع و شراء جائز ہے، البتہ کسی ناجائز مقصد کے لیے جائز نہیں ہے۔

---

[28] الاعراف 56:7 — Al-Qurān, 7: 56

[29] محمد بن عبد اللہ، مشکاۃ المصابیح (دار الفکر بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی 1411) ح4936

Muhammad bin Abdullah, Mishkāt al-Masābīh, (Dār al-fikar, Beruit, 1411 H) Ḥadīth No. 4936

[30] ابن عابدین شامی، ردالمحتار، ج۱۰، ص۳۷

Ibn e Abdin Shāmī, al-Radd-al-Muhtār, 10/37

نشہ اور الکحل سے متعلق شرعی احکام

الکوحل کی وہ وہ اقسام جو نشہ آور ہیں، ان کے احکام سے متعلق فقہاء کرام کی دو مشہور آراء ہیں،

جمہور فقہاء کا موقف　　　　احناف فقہاء کرام کا موقف

فقہاءِ جمہور کا موقف

جمہور فقہاء (امام شافعی، امام مالک، امام محمد اور امام احمد بن حنبل) کے اجتماعی موقف کے مطابق تمام مائع مسکرات خمر کے مصداق میں داخل ہیں، لہذا ان پر خمر کے احکام جاری ہوں گے۔

احناف فقہاء کرام کا موقف

(امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف) کی رائے کے مطابق مسکر الکوحل کی دو اقسام ہیں، ایک وہ جو کھجور اور انگور سے کشید کیا جاتا ہے۔ اور دوسرا وہ الکحل ہے، جو کھجور اور انگور کے ماسوا دیگر زرائع سے حاصل کیا جاتا ہے۔

پہلی قسم انگور اور کھجور سے کشید کیے گئے الکحل کا حکمِ شرعی

کھجور اور انگور سے حاصل کیا گیا الکوحل خمر کی طرح ہی حرام ہے اور اس پر خمر والے تمام احکامات جاری ہوں گے۔

دوسری قسم کھجور وانگور کے ماسوا دیگر اشیاء سے کشید کیے گئے الکحل کا حکم شرعی

فقہ حنفی کے مطابق کھجور وانگور سے تیار کردہ مذکورہ خمر اربعہ کے علاوہ دیگر مائع مسکرات مثلاً گنے، گندم اور جو وغیرہ سے حاصل کیے گئے الکوحل کے شرعی احکام مندرجہ ذیل ہیں:

حرمت

کم مقدار کا استعمال جس سے عقل میں تزلزل نہ آئے، بلکہ ہوش وحواس بر قرار رہیں، حرام نہیں، البتہ اتنی زیادہ کہ انسانی عقل پر خمار طاری ہو جائے، تو ان کا استعمال بوجہ نشہ حرام ہے۔

جیسا کہ تبیین الحقائق شرحِ کنز الدقائق میں ہے:

بخلاف غیرہ من الاشربۃ ، فان حرمتہا متوقفۃ علی السکر۔ [31]

"چار مشہور شرابوں کے علاوہ دیگر مشروبات کی حرمت ان کے نشہ آور ہونے پر موقوف ہے"

---

[31] فخر الدین عثمان بن علی زیلعی، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (المطبعۃ الکبری، الامیریۃ، 1310ھ) ج6، ص44
Ib Fakhr al-Din Uthman bin Ali Zaili, Tabyeen al-Haqaiq Sharīah Kanz al-Daqaiq, Matbat al-kubra, Alamiria,1310)6/44

طہارت ونجاست

انگور اور کھجور سے تیار کردہ الکحل کے علاوہ دیگر مائع مسکرات سے حاصل کردہ الکوحل ناپاک نہیں۔[32]

خرید وفروخت:

ضرورت اور کسی جائز مقصد کے تحت لین دین جائز ہے، البتہ براہ راست ناجائز مقاصد کے لیے کاروبار و لین دین ناجائز ہے
۔[33]

الکحل سے متعلق مختلف حلال معیارات کا خلاصہ

الکحل سے متعلق حلال معیارات کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کا خلاصہ زیر نظر ہے:

- ملک پاکستان میں رائج حلال اسٹینڈرڈ (PS:3733-2016®) کی اساس فقہاء احناف کی رائے پر ہے، جس میں اس بات کی تصریح ہے کہ الکحل نجس اور حرام ہے، دیگر مشروبات بشرطِ نشہ حرام ہیں۔

(a) All kinds of water and non-alcoholic beverages are Halaal except those that are poisonous, intoxicating or hazardous to health.
(B) All intoxicating beverages derived from any source are Haraam.
(C) Alcohol derived from grapes/dates is Najis and Haraam.[34]

- اسی طرح متحدہ عرب امارات کے مطعومات و مشروبات کے حلال اسٹینڈرڈ میں بھی الکحل کا استعمال مطلقاً حرام قرار دیا گیا ہے۔[35]
- متحدہ عرب امارات میں کاسمیٹکس کی تیاری میں الکحل کا استعمال مطلقاً حرام قرار دیا گیا ہے۔[36]
- ملائیشیا کے مطعومات و مشروبات کے (Food Addities) میں الکحل کو مطلقاً ممنوع قرار دیا گیا ہے[37]

---

[32] عارف علی شاہ، الکوحل سے متعلق شرعی احکام، ص39
Arif Ali Shah, Al-Cohol sy Motalaq Sharī Ahkām, p 39

[33] ایضاً ibid

[34] PS:3733-2016 (R) 4.1.5 Beverage

[35] Emirates Authority for Standards & Metrology (ESMA) UNITED ARAB EMIRATES UAE.S 2055 -1:2015

[36] Emirates Authority for StanDārds & Metrology (ESMA) UNITED ARAB EMIRATES UAE.S 2055 - 4:2014

[37] HANDBOOK OF HALAL FOOD ADDITIVES Department of Islamic Development Malaysia (JAKIM) Page: 43 -

- اسی طرح انہوں نے دوائیوں کی تیاری میں بھی الکحل کے استعمال پر نجس وحرام کے احکام کے جاری کرر کھے ہیں۔ ملائیشا کے معیار کے مطابق صرف ان ادویات کا استعمال مباح ہے، جو ہر طرح کی ناپاکی سے منزہ ہوں۔ [38]
- تھائی لینڈ کی عوام فقہ شافعی پر عمل پیرا ہے، اسی بناء پر تھائی لینڈ کے حلال معیار THS 1435-1-2557 کے مطابق الکحل پر مشتمل تمام مصنوعات، مطعومات و مشروبات حرام ہیں۔ [39]

فوڈ انڈسٹری میں الکحل کے استعمال کے احکام شرعیہ

- کھجور اور انگور سے تیار کردہ ایتھائل الکوحل کا استعمال فوڈ انڈسٹری کی مصنوعات میں قلیل و کثیر، دونوں صورتوں میں جائز ہے۔
- کھجور اور انگور کے ماسوا دیگر اشیاء سے حاصل کیے گئے ایتھائل الکحل کا استعمال اتنی مقدار میں جائز ہے، جتنی مقدار مسکر نہ ہو، اگر اتنی کثیر مقدار میں ایتھائل الکوحل کو فوڈ انڈسٹری کی مصنوعات میں استعمال کیا کہ ان کے استعمال سے نشہ ہوتا ہو یا نشے کا امکان ہو تب بھی اس کا استعمال درست نہ ہو گا۔ [40]

مطعومات و مصنوعات میں استعمال ہونے والے کیمیکل اور فلیور انڈسٹری کی مصنوعات میں الکحل کے استعمال کا حکم شرعی

- کھجور اور انگور سے کشید شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال مطعومات و مصنوعات کی تیاری میں جائز نہیں، نہ پہلے اور نہ ہی کیمیکل ڈالنے کے بعد۔
- اول الذکر انگور و کھجور کے علاوہ دیگر ذرائع سے تیار کردہ ایتھائل الکحل کا استعمال کیمیکل اور فلیور انڈسٹری کی مصنوعات میں اس قدر جائز ہے جس کے استعمال سے انسانی عقل حالت اصلی پر برقرار رہے، البتہ اگر اس قدر استعمال کیا کہ ہوش و حواس برقرار نہ رہے تو بوجہ مسکر مصنوعات کی تیاری میں اس کا استعمال جائز نہ ہو گا۔
- انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال کھانے پینے کی اشیاء میں استعمال ہونے والے کیمیکل اور فلیور انڈسٹری کی مصنوعات میں اتنی مقدار میں جائز نہیں جس سے نشہ ہوتا ہو، یا نشہ کا امکان ہو۔ [41]

---

[38] MALAYSIAN STANDARD MS 2424: 2012 . 3.2 halāl pharmaceuticals
[39] HALAL STANDARD THS 1435-1-2557 . 4.6.1, b.

[40] عارف علی شاہ، الکوحل سے متعلق شرعی احکام، ص 44
Arif Ali Shah, Al-Cohol sy Motalaq Sharī Ahkām, p 44

[41] ایضاً
ibid

مشروبات کی انڈسٹری میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم

- جن مشروبات کے پینے کا مقصود ہی نشے کا حصول ہو، ایسے مشروبات کی تیاری میں ہر طرح کے ایتھائل الکحل کا استعمال قلیل و کثیر بہر صورت حرام ہو گا، ایسی مصنوعات کا استعمال بھی جائز نہیں ہے۔
- جن مشروبات کی تیاری کا مقصود نشہ نہ ہو، ان کی تیاری میں انگور و کھجور کے ماسوا دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا اتنی مقدار میں استعمال جائز نہیں، جس سے نشہ ہوتا ہو یا نشہ ہو جانے کا امکان موجود ہو، نہ ہی ایسی مصنوعات کا استعمال جائز ہے۔[42]

فارما انڈسٹری کا شرعی حکم

- فارما انڈسٹری میں کھجور و انگور سے کشید کردہ ایتھائل الکحل کا استعمال ممنوع ہے، اس پر تداوی بالحرام کے احکام مرتب ہوں گے۔
- کھجور اور انگور کے ماسوا دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال صرف وقتِ ضرورت بقدرِ ضرورت جائز ہو گا۔

کاسمیٹکس اور ذاتی استعمال کی مصنوعات میں الکحل کے استعمال کا حکمِ شرعی

- کھجور و انگور سے حاصل کردہ الکحل کا استعمال پرسنل کیئر انڈسٹری اور کاسمیٹکس کی مصنوعات میں مباح نہیں۔
- مذکورہ دو کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل کردہ ایتھائل الکحل کا استعمال ذاتی استعمال کی مصنوعات میں خارجی سطح پر جائز ہے ، جیسے خوشبویات، ٹوتھ پیسٹ اور ہاتھ صاف کرنے کی اشیاء وغیرہ۔
- جن مصنوعات کے خارجی استعمال سے بھی نشہ کا امکان ہو، ان میں مطلقاً ہر قسم کے الکحل کا استعمال ممنوع ہو گا۔

رنگ و روغن اور صفائی ستھرائی کی مصنوعات میں الکحل کا استعمال

- انگور اور کھجور سے حاصل کردہ ایتھائل الکحل کا استعمال ممنوع ہے۔
- دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکوحل کا استعمال ان مصنوعات میں جائز ہے۔[43]

لوشن، کریم، پرفیوم اور ادویات میں الکحل کا استعمال

---

[42] عارف علی شاہ، الکوحل سے متعلق شرعی احکام، صً44
Arif Ali Shah, Al-Chohol sy Motalaq Sharī Ahkām, p 44

[43] ایضاً، ص47،46
Ibid, p 46,47

جن مصنوعات (مثلاً کریم، لوشن اور پرفیوم وغیرہ) کے بارے میں حتمی ویقینی طور پر معلوم ہو کہ اس میں انگور یا کھجور سے حاصل کردہ الکحل استعمال کیا گیا ہے، تو ایسی مصنوعات کا استعمال ممنوع ہے، البتہ جن مصنوعات کے بارے میں حتمی ویقینی طور پر معلوم ہو کہ ان کی تیاری میں گنے، اناج، سبزیوں اور پھلوں وغیرہ سے تیار کردہ الکحل شامل ہے تو ایسی مصنوعات کا استعمال جائز ہے۔

آج کل پرفیوم وغیرہ کی تیاری میں جو الکحل استعمال کیا جاتا ہے، وہ عموماً چونکہ انگور، کھجور، منقیٰ یا کشمش سے تیار شدہ نہیں ہوتا، بلکہ اس جیسی مصنوعات میں اناج، گنے، سبزیوں اور پھولوں وغیرہ سے تیار کیا گیا ہوتا ہے، ایسے پرفیوم کا استعمال راجح قول کے مطابق درست ہے، وہ پاک بھی ہوتا ہے اور اس کے استعمال سے نماز کی ادائیگی میں بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اگر مذکورہ مصنوعات جیسے لوشن، کریم، پرفیوم اور ادویات میں استعمال کیا گیا الکحل منقیٰ، کھجور یا انگور سے تیار کیا گیا ہو تو وہ چونکہ نجس ہوتا ہے، اس لیے وہ جس چیز مین بھی ڈالا جائے گا اسے بھی نجس بنادے گا، لہذا مذکورہ مصنوعات کو استعمال کرنے والا فرد جب تک انہیں اپنے جسم سے ذائل نہ کرلے تب تک نماز شروع نہ کرے، کیونکہ نماز کے صحیح ہونے کے لیے نمازی کا جسم اور کپڑے دونوں کا پاکیزہ ہونا ضروری ہے، البتہ جن اشیاء میں مذکورہ اشیاء کے علاوہ سے حاصل کردہ الکوحل استعمال کیا گیا ہو، ان اشیاء کو استعمال کرنے کے بعد بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

تکملة فتح الملہم میں ہے:

واما غير الاشربة الاربع، فليست نجسة عند امام ابى حنيفة رحمه الله تعالى، وبهذا يتبين حكم الكحل المسكرة(ALCOHOL'S) التى عمت بها البلوى اليوم، فانها تستعمل فى كثير من الادوية والعطور والمركبات الاخرى، فانها ان اتخذت من العنب او التمر فلا سبيل الى حلتها او طهارتها، وان اتخذت من غيرها فالامر فيها سهل على مذهب ابى حنيفة رحمه الله، ولا يحرم استعمالها للتداوى او لاغراض مباحة اخرى ما لم تبلغ حد الاسكار، ولا يحكم بنجاستها اخذا بقول ابى حنيفة رحمه الله۔

وان معظم الكحل التى تستعمل اليوم فى الادوية والعطور وغيرها لا تتخذ من العنب او التمر، انما تتخذ من الحبوب او القشور او البترول وغيره ۔ [44]

"چار مشروبات کے علاوہ دیگر مشروبات امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نجس نہیں ہیں اور اس طرح آج کل جو نشہ آور کوحل (شراب) رائج ہے اس کا حکم بھی واضح ہو گیا، الکحل بہت سی دوائیوں، عطروں اور دیگر

[44] محمد تقی العثمانی، مفتی، تکملۃ فتح الملہم (دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان 2006ء) ج 3، ص 506
Muhammad Taqī Uthmānī, Takmila Fath-al-Mulhim, Dār Ihya al-Turath al-Arabī, Beruit,2006), 3/506

مرکبات میں استعمال ہوتا ہے، اگر الکحل انگور اور کھجور سے اخذ کیا گیا ہو تو اس کی حلت وطہارت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اور اگر الکحل ان دو کے علاوہ سے حاصل کیا گیا ہو تو امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے مذہب کے مطابق اس کا فیصلہ کرنا بہت آسان ہے، اس کا دوائیوں یا دیگر جائز مقاصد کے لیے استعمال حرام نہیں، جب تک کہ یہ نشہ کی سطح کو نہ پہنچ جائے، اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک ان پر نجاست وناپاکی کا حکم نہیں لگایا جائے گا، اور آج کل جو زیادہ تر الکحل دوائیوں، عطروں اور دیگر چیزوں میں استعمال ہوتا ہے وہ انگور یا کھجور سے نہیں بنتا بلکہ یہ اناج، چھلکے اور دیگر چیزوں سے بنایا جاتا ہے"

علامہ عینی لکھتے ہیں:

قال(ونبيذ العسل والتين ونبيذ الحنطة والذرة والشعير حلال وإن لم يطبخ) وهذا عند أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله إذا كان من غير لهو وطرب لقوله عليه الصلاة والسلام { الخمر من هاتين الشجرتين ، وأشار إلى الكرمة والنخلة }[45] "شہد، انجیر، گندم، مکئی اور جو کی شراب حلال ہے، اگرچہ وہ پکائی نہ گئی ہو) یہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کا قول ہے، جب ان کا استعمال کھیل کود کے لیے نہ ہو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے "شراب ان دو درختوں سے تیار کی جاتی ہے، آپ نے انگور اور کھجور کی جانب اشارہ فرمایا تھا"

لحم خنزیر کے حرام اور نجس العین ہونے پر دلائل

قرآن مجید کے چار مختلف مقامات پر خنزیر کے حرام ہونے کا کافی وشافی بیان واضح الفاظ میں موجود ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ط فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔[46]

"اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار، خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جن پر بوقت ذبح اللہ کے غیر کا نام لیا گیا ہو، حرام کیا ہے، پس اگر کوئی شخص مجبور ہو جائے، لیکن وہ نہ ہی نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا انتہائی مہربان ہے"

دوسرے مقام پر فرمایا:

[45] محمود بن احمد العینی، البنایہ فی شرح الہدایہ (دار الفکر، بیروت لبنان 1411ھ) ج 11، ص 394، 393
Mahmood bin Ahmad al-Ainī,al-Binaya fi Sharīh al-Hadaya, Dār al-Fikar, Beruit, 1411 H) 11/ 393,394

[46] البقرۃ 2:173
Al-Qurān, 2: 173

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ[47]

"تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ (جانور) جن پر بوقت ذبح غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو، حرام کر دیے گئے ہیں"

اللہ تعالیٰ نے تیسرے مقام پر خنزیر کے حرام ہونے کی وجہ بھی بیان فرمائی، فرمانِ الٰہی ہے:

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْلَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔[48]

"آپ بیان فرمادیں کہ جو مجھ پر وحی کا نزول ہوتا ہے، میں اس میں کسی کھانے والے پر جسے وہ تناول کرتا ہو حرام نہیں پاتا، البتہ یہ کہ وہ مُردار ہو یا بہتا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ یہ نجس ہے، یا نافرمانی کا جانور جس پر بوقت ذبح ماسوااللہ کا نام بلند کیا گیا ہو پھر جو شخص انتہائی لاچار و مجبور ہو جائے، نہ ہی نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بے شک آپ کا پالنہار بڑا ہی بخشنہار اور مہربان ہے"

اسی طرح چوتھے مقام پر فرمایا:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔[49]

"اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، حرام کیا ہے، پھر جو شخص حالتِ اِضطرار (یعنی انتہائی مجبوری کی حالت) میں ہو، نہ (طلبِ لذت میں احکامِ الٰہی سے) سرکشی کرنے والا ہو اور نہ (مجبوری کی حد سے) تجاوز کرنے والا ہو، تو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے"

مفسرین نے اس آیت کے تحت تحریر کیا کہ صرف خنزیر کے لحم کا خصوصیت کے ساتھ ذکر اس لیے کیا گیا کیونکہ جانور کا اصل مقصود گوشت کا حصول ہی ہوتا ہے، باقی اشیاء تو اس کے تابع ہوتی ہیں، اس لیے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ خنزیر زندہ ہو یا مردہ، اپنے تمام اجزاء ہڈی، چربی، گوشت، پوست، ناخن، بال سمیت حرام اور نجس العین ہے۔ خنزیر سے کسی بھی نفع کا حصول حرام و ممنوع ہے، خنزیر کے نجس العین ہونے اور اس کی بیع وشراء کے حرام ہونے پر درج ذیل احادیث بھی شاہد ہیں۔

---

[47] المائدۃ 5:3 — Al-Qurān, 5: 3

[48] الانعام 6:145 — Al-Qurān, 6: 145

[49] النحل 16:115 — Al-Qurān, 16: 115

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ االلهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ االلهِ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ االلهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَة وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ االلهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَة فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ االلهِ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ االلهُ الْيَهُودَ إِنَّ االلهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَه ۔[50]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس سال مکہ فتح ہوا اس سال انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دے دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کو کشتیوں میں ملتے، کھالوں پر لگاتے اور لوگ اُس سے چراغ روشن کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے، جب اللہ نے اُن پر چربی کو حرام کیا تو وہ اُسے پگھلا کر فروخت کر دیتے اور اس کی قیمت کھا جاتے۔

خنزیر دباغت کے بعد بھی ناپاک

خنزیر چونکہ نجس العین ہے، لہذا اس کا چمڑا دباغت کے بعد بھی ناپاک ہی رہتا ہے، جیسا کہ موسوعة فقہیه میں ہے:

اتّفق الفقهاء على أنّه لا يطهر جلد الخنزير بالدّباغ ولا يجوز الانتفاع به لأنّه نجس العين ، والدّباغ كالحياة ، فكما أنّ الحياة لا تدفع النّجاسة عنه ، فكذا الدّباغ ۔[51]

"فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خنزیر کی کھال دباغت کے ذریعے بھی پاک نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنا جائز ہے، کیونکہ وہ نجس العین ہے، جبکہ دباغت حیات کی مثل ہے تو جس طرح حیات خنزیر سے نجاست ختم نہیں کر سکتی ،اسی طرح دباغت بھی اس سے نجاست دور نہیں کر سکتی"

معلوم ہوا کہ خنزیر کی کھال جن مصنوعات کی تیاری میں استعمال کی جاتی ہے، ان مصنوعات کا استعمال جائز نہیں ہے، موجودہ زمانے میں خنزیر کی کھال سے دستانے، بیگ، بیلٹ اور مختلف جیکٹس وغیرہ تیار کی جاتی ہیں، آج خنزیر کی کھال کو خواتین کے سینے کے کینسر کے علاج میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، اس طرح کہ خنزیر کی کھال سے تیار کردہ غلاف کو عورت کی جلد پر اس طرح پیوست کیا جاتا ہے کہ آہستہ آہستہ کچھ عرصے تک وہ غلاف عورت کی جلد میں تبدیل ہو کر اس کا جزء بن جاتا ہے۔ اسی طرح قلب کے

---

[50] الترمذی، سنن الترمذی، رقم الحدیث 1297　Al-Tirmazi, Sunan, Ḥadīth No 1297

[51] وزارة الاوقاف والشئون الاسلامیہ، الموسوعة الفقہیة (طباعة ذات السلاسل، الکویت 1410ھ) ج 20، ص 34
Wazarat Aoqāf, wa-shaoon al-Islāmia, al-Mousua al-Fiqhia, (Zat alslasal, Kowait,1410 H)20/34

مریضوں کے لئے دل کا "والو" بھی خنزیر سے ہی بنایا جاتا ہے، سینے کے کینسر سے متاثر خواتین اور امراض قلب میں مبتلا مریضوں کے لیے خنزیر سے تیار کردہ غلاف اور والو کو حلال و جائز متبادل بھی موجود ہے، جس سے ان امراض کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے، کیونکہ تداوی بالحرام صرف اسی وقت جائز ہے جبکہ حلال زریعہ اور حلال دوا سے علاج ممکن نہ ہو یا حلال زریعہ سے تیار کردہ دوا مضر صحت ہو۔

ردالمحتار میں ہے:

يجوز للعليل شرب البول والدم والميتة للتداوي إذا أخبره طبيب مسلم أن فيه شفاءه ولم يجد من المباح ما يقوم مقامه۔[52]

جب ایک مسلمان طبیب اس بات کی تصدیق کرے کہ تداوی بالحرام کے زریعے شفا حاصل ہو جائے گی تو پیشاب، خون اور مردار کا استعمال جائز ہو گا، جبکہ اس کے قائم مقام کوئی مباح دوا یا حل موجود نہ ہو۔

موجودہ زمانہ میں خنزیر کے بالوں سے مختلف برش بھی تیار کیے جاتے ہیں، جو پینٹ اور دیگر مقاصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ضرورت کے تحت بھی ان کے استعمال کی گنجائش نہیں ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی رقم طراز ہیں:

خنزیر چونکہ اپنے تمام اجزاء سمیت نجس اور ناقابل تطہیر ہے، آج مارکیٹ میں دیواروں کو پینٹ کرنے کے لیے خنزیر سے تیار کردہ مختلف برش بھی دستیاب ہیں، مسلمہ قائدہ یہ ہے کہ نجس شئے کا جس طرح استعمال حرام ہے، اسی طرح اس کی خرید وفروخت بھی حرام ہے لہذا خنزیر کے بالوں سے تیار کردہ برش نہ استعمال کرنا درست ہے اور نہ ہی ان کی خرید وفروخت جائز ہے۔[53]

مرغی کے گوشت میں خنزیر کی چربی کا استعمال

کسی بھی حلال جانور کے گوشت کی کوالٹی کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ اس جانور نے کیا کھایا ہے اور کیا پیا ہے، آج بد قسمتی سے خنزیر کی چربی سے تیار کردہ فیڈ مرغیوں کو کھلائی جا رہی ہے، اور پھر بلا روک ٹوک وبلا جھجک ان مرغیوں کا گوشت مارکیٹ میں فروخت کیا جا رہا ہے۔ کچھ عرصہ قبل یہ خبر بھی موصول ہوئی تھی کہ ہندوستان سے درآمد کی جانے والی پولٹری فیڈ میں سور کی چربی کا بے دریغ استعمال کی جارہا ہے۔

---

[52] ابن عابدین شامی، ردالمحتار، ج 5، ص 228

Ibn e Abdin Shāmī, al-Radd-al-Muhtār, 5/228

[53] خالد سیف اللہ رحمانی، کتاب الفتاوی (زمزم پبلشرز، کراچی 2008ء) ج 5، ص 276

Khalid Saif ullah Rahmānī, Kitāb al-Fatāwā,(Zam zam Publishers, Karachi,2008),5/276

پنجاب اسمبلی کے ایک سابق رکن عمر سلطان نے بھی یہ سوال اٹھایا تھا کہ خنزیر سے تیار کردہ پولٹری فیڈ انڈیا سے پاکستان میں درآمد کی جا رہی ہے، اس لئے ہم کیسے اندازہ لگائیں کہ جو گوشت ہم کھا رہے ہیں، وہ حلال ہے یا حرام، پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن نے بھی دعویٰ کیا تھا کہ پاکستانی قوانین کے تحت ایسی تمام اشیاء و مصنوعات کو پاکستان میں در آمد کرنے پر پابندی ہے، جن میں حرام اجزاء کا استعمال کیا جاتا ہے۔[54]

حاصلِ کلام

الکحل و خنزیر سے تیار کردہ اشیاء خورد و نوش کے بارے میں تفصیلی کلام کرنے کے بعد جو احکامات واضح ہوئے ان کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

خمر کے علاوہ الطلاء ، نقیع التمر اور نقیع الذبیب تینوں مشروبات خمر کی طرح حرام اور نجس ہیں، لہذا ان کی خرید و فروخت اور کاروبار بھی خمر کی طرح حرام ہے۔

کھجور اور انگور سے تیار ہونے والی چار شرابوں (نقیع التمر، نقیع الزبیب، الطلاء، خمر) کے ماسوا دیگر مائع نشہ آور مشروبات امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اس شرط کے ساتھ مباح ہیں کہ اتنی مقدار کے استعمال سے نشہ نہ ہوتا ہو۔

انگور اور کھجور سے تیار شدہ الکوحل کے علاوہ دیگر پہننے والی نشہ آور اشیاء سے حاصل کیے گئے الکوحل کا کسی ضروری یا جائز مقصد کے تحت اتنی قلیل مقدار میں استعمال جائز ہے، جس کے بعد انسانی حواس برقرار رہیں اور انسان پر نشہ طاری نہ ہو، البتہ اتنی زیادہ مقدار کا استعمال جو مسکر ہو تو وہ نشہ کی وجہ سے حرام ہے۔

یہ بات محقق ہے کہ دور حاضر میں پرفیوم وغیرہ کی تیاری میں جو الکحل استعمال کیا جاتا ہے، وہ عموماً چونکہ کشمش، منقی، انگور، کھجور سے تیار کردہ نہیں ہوتا، بلکہ دوسری مختلف اشیاء نہیں ہوتا مثلاً اناج، گنے، پھولوں اور پھلوں وغیرہ سے تیار کیا گیا ہوتا ہے، اس لئے ایسے پرفیوم راجح و مستند اقوال کے مطابق پاک ہیں، انہیں استعمال کرنے کے بعد ادا کی گئی نماز میں بھی نقص واقع نہیں ہو گا۔

خنزیر چونکہ نجس العین ہے، اس لئے اس کا چمڑا دباغت کے بعد بھی پاک نہیں ہوتا، لہذا جن مصنوعات کی تیاری میں خنزیر کی کھال و بال استعمال کیے جاتے ہیں، ان مصنوعات کو استعمال کرنا مباح نہیں ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

[54] https://www.aaj.tv/news/135613 accessed on 03-09-22